

## 52886- تکلیف اور اذیت سے بچنے کے لیے داڑھی کا منہ کا حکم

سوال

میرادوست عنقریب ایک اسلامی ملک میں شادی کر رہا ہے وہ صراط مستقیم پر قائم اور سنت کی پیر وی کرتا ہے (اس نے داڑھی بھی رکھی ہوئی ہے) لیکن جس ملک میں وہ جائزگا وہاں داڑھی والے شخص کو بند کر لیا جاتا ہے، اور پھر خیہ پولیس والے اس کا پیچھا کرتے رہتے ہیں، میرادوست اپنے سرالی خاندان کے لیے کوئی مشکلات پیدا کرنا نہیں چاہتا، کیونکہ حکومت کی جانب سے ان کا خیہ طور پر پیچھا کرنا متوقع ہے، اس بناء اپنی داڑھی کی تھوڑی سی کانت پچانٹ کرنا چاہتا ہے، اور پھر بعد میں دوبارہ داڑھی بڑھا لے گا اگر مذکورہ بالا اسباب نہ ہوتے تو وہ داڑھی کو نہ کاٹتا، اس کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

شرعی طور پر داڑھی پوری رکھنا واجب ہے، اور اسے مومنا حرام ہے، سوال نمبر (1189) کے جواب میں داڑھی مومن نے کا حکم بیان ہو چکا ہے کہ اسے مومنا حرام کا مous میں شامل ہوتا ہے۔

اور ابن حزم رحمہ اللہ نے علماء کرام کا اتفاق نقل کیا ہے کہ داڑھی مومنا جائز نہیں۔

دیکھیں: الحلی ابن حزم (2/189).

لیکن قید و بند کے خوف یا داڑھی رکھنے والے کو دی جانے والی اذیت سے بچنے کے لیے داڑھی مومن نے کے متعلق یہ ہے کہ:

یہ خوف ایک درجہ تک نہیں ہے، بلکہ بعض اوقات تواریخ گمان ہوتا ہے، اور بعض اوقات صرف وہم، اور بعض اوقات دونوں برابر برابر ہوتے ہیں۔

صرف ظن راجح کی حالت میں ہی داڑھی مومنا جائز ہے، اس کے علاوہ کسی بھی حالت میں نہیں۔

اور یہ اس صورت میں ضروریات کے باب میں شامل ہوگا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿پھر جو کوئی مجبور ہو جائے، اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا میریا ہے﴾۔ البقرۃ (173)۔

یا پھر یہ چیز باب الکراہ میں شامل ہوگی، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے سوائے اس کے کہ جس پر جبر کیا جائے، اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو ملک جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غصب ہے، اور انہی کے لیے بہت بڑا مذہب ہے﴾۔ الحلقہ (106).

اس میں اگرہ اور جبر وہ معتبر ہے کہ داڑھی نہ منڈانے کی صورت میں اسے نقصان پہنچے، لیکن صرف تنگی اور سوال و جواب اور تحقیق کرنا، یہ ایسے امور میں جن سے داڑھی منڈنے سے بھی نہیں بچ سکتے، اور ایسے شخص کو گناہ میں پڑنا جائز نہیں۔

اکراہ اور جبر کی ایک شروط ہیں، جن کا ہونا ضروری ہے حتیٰ کہ مسلمان شخص کے لیے کوئی حرام فعل یا قول جائز ہو، اور ان شروط کا معلوم ہونا ایک اہم چیز ہے، بہت سارے لوگ اکراہ اور جبر کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوتے۔

ابن قادمہ رحمہ اللہ کشته ہیں :

"اکراہ اور جبر کی تین شرطیں ہیں :

پہلی شرط :

وہ امر ایسے شخص کی جانب سے ہو جو قادر ہے۔

دوسری شرط :

اس کے ملن غالب میں ہو کہ اگر مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو اسے جو دھمکی دی گئی ہے اس سے نقصان ہو گا۔

تیسرا شرط :

وہ ایسا امر ہو جس سے بہت زیادہ نقصان اور ضرر پہنچ، مثلاً قتل، شدید قسم کا زد کوب کرنا، قید و بند، اور لمبی دیر تک مجبوس رکھنا، لیکن صرف سب و شتم اکراہ اور جبر میں شامل نہیں ہوتا، اور اسی طرح تھوڑا سا مال لینا بھی۔

لیکن تھوڑا سا ضرر اور نقصان اگر تو کسی ایسے شخص کے متعلق ہو جو اس کی پرواہ نہ کرتا ہو، تو یہ جبر اور اکراہ نہیں، اگر بعض صاحب مردودت کے حق میں وہ اہانت و توهین کے طریق پر ہو تو وہ کسی دوسرے کے لیے بہت شدید زد کوب کرنے کی جگہ میں ہوتا ہے۔

اور اگر اسے دھمکی دی جائے کہ اس کے بچے کو تکلیف اور اذیت دی جائیگی، تو ایک قول کے مطابق یہ اکراہ اور جبر نہیں، کیونکہ ضرر تو اس کے علاوہ کسی اور کو پہنچ رہا ہے، اور اولیٰ ہی ہے کہ یہ اکراہ اور جبر ہے، کیونکہ یہ چیز تو اس کے ہاں اس کا مال لینے سے بھی زیادہ عظیم اور بڑا ہے، اور اس کی دھمکی اکراہ ہے، تو اسی طرح یہ بھی اکراہ ہو گا۔

ویکھیں : المغنى ابن قدامہ (7/292).

اور اگر یہ تکلیف اور اذیت دار ہمیں ملکی کر کے ختم اور دور کی جا سکتی ہو تو پھر دار ہمیں منڈانا صحیح نہیں، بلکہ وہ صرف اسے بلا کر لے، کیونکہ دار ہمیں منڈانا ملکی کرنے سے زیادہ شدید ہے۔

یہاں اس بات کی تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ : وہ اس ملک کا سفر کرنے کا محتاج ہو، لیکن اس ملک جانے کی ضرورت نہ ہو تو پھر سفر کے لیے دار ہمیں منڈانا جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کے لیے مجبور نہیں۔

واللہ عالم۔